السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے اوقات یاان کے علاوہ مسجد میں خوشبو کےلیے اگر بتی جلانا کیسا ہے ؟ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ خلاف سنت اور آتش پرستی کے مترادف ہے، کیا یہ اعتراض درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آں حضرت ﷺ نے مسجد کی تطییب (یعنی اس کو خوشبودار بنانے) کا حکم دیا ہے اوراس کی کوئی خاص صورت نہیں بتائی ،اس لیے چاہے عطر یامشک وزعفران دیواروں میں پوت کراور لگا کر مسجد کو خوشبودار بنایا جائے ،یا عوداور اگر بتی جلا کراس کو مطیب ومعطر کیا جائے ،دونوں جائز ہے ،اس تطیب سے حکم نبوی پر عمل کرنے کی ہونی چاہیے اور مقصد حصول اجروثواب ہونا چاہیئے ،اس میں نام ونمود اور داد و تحسین کی طلب وخواہش کا دخل نہ ہونا چاہیے ۔ مسجد میں بخور وعود اگر بتی جلانے کو بدعت اور خلاف سنت سمجھنا یا آتش پرستی کے مترادف اور مشابہ کہنا غلط بات ہے ،اللہ تعالیٰ ہم کو غلو اور افراط وتفریط سے بچائے ۔

عن عائشة : قالت أمر رسول اللہ بناء المسجد فی الدور، وان ینظف ویطیب ،، (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان قولہ : '') ویطیب) أی یرش العطر، ویجوز أن یحمل التطیب علی التجمیر بالبخور فی المسجد، وفیہ أنہ یستحب تجمیر المسجد بالبخور، فقد کان عبداللہ یجمر المسجد، إذا قعد علی المنبر، واستحب بعض السلف التخلیق بالزعفران والطیب، وروی عنہ علیہ السلام فعلہ، قال الشعبی : ھو سنة، وأخرج ابن أبی شیبة : أن ابن الزبیر لما بنی الکعبة، حلی حیطانہا بالمسک ،، (مرعاة : 427/2) .عبیداللہ مبارکپوری 23 رمضان 1391ھ (محدث بنارس اگست 1997ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 211

محدث فتویٰ